سورۃ آل عمران

آیات ۷۹ - ۷۴

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ
اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ
سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ
اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ
بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا
كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا
لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ۙ ﴿۷۹﴾

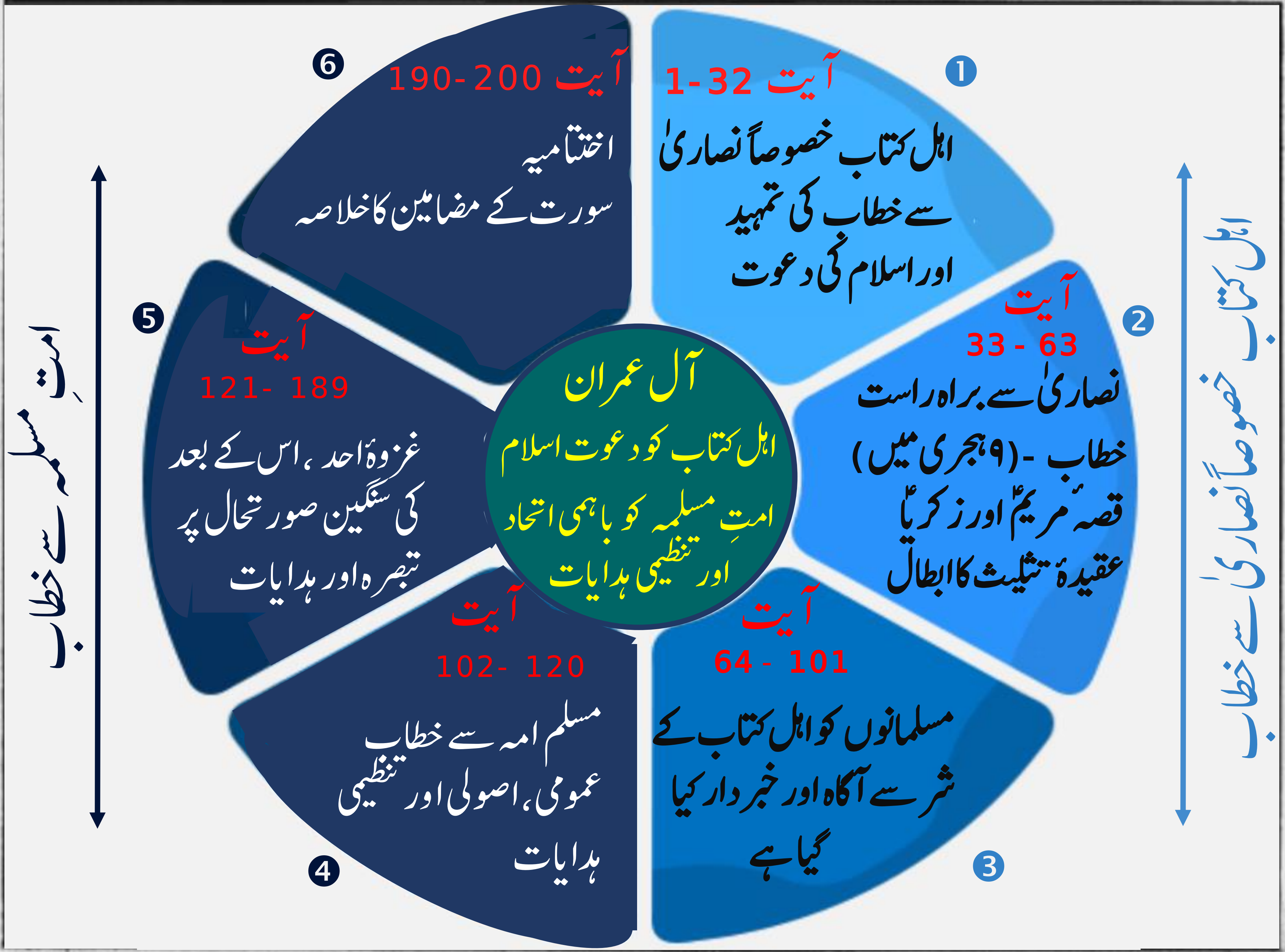
آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

يَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۝٤٧

يَّخۡتَصُّ - وہ خاص کرلیتا ہے

(خ ص ص) اِخْتَصَّ يَخْتَصُّ ، اِخْتِصَاصًا - چننا، منتخب کرنا، مخصوص کرنا (VIII)

بِرَحۡمَتِهٖ - اپنی رحمت سے

مَنۡ يَّشَآءُ - اس کو جسے وہ چاہتا ہے

وَاللّٰهُ - اور اللہ

ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ - بڑے فضل والا ہے

اپنی رحمت کے لیے جس کو چاہتا ہے مخصوص کرلیتا ہے اور اس کا فضل بہت بڑا ہے

For His Mercy He specially chooses whom He pleases; for Allah is the Lord of bounties unbounded.

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ - اور اہل کتاب میں سے

مَنْ اِنْ - وہ بھی ہے جو (کہ) اگر

تَاْمَنْهُ - امین بنائیں اس کو (أ م ن)

أمِنَ يَأمَنُ ، أمْنًا و أمَانًا و أمَانَةً - امانت دینا، امین بنانا، امن میں آنا، محفوظ جاننا

بِقِنْطَارٍ - ڈھیروں (مال) کا

قنطار - مال کثیر، ڈھیروں مال

يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ - تو وہ واپس کرے گا اسے تیری طرف (أ د ي)

أدَّى يُؤدِّي ، تَأْدِيَةً ادا کرنا (II)

وَمِنْهُمْ مَّنْ - اور ان میں سے وہ بھی ہے جو

اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ - اگر امین بنائیں اس کو ایک دینار کا

لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ - تو وہ واپس نہیں کرے گا اسے تیری طرف

إِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾

اِلَّا مَا دُمْتَ - مگر جب تک تو رہے

(د و م)

دَامَ يَدُوْمُ ، دَوْمًا - رہنا، جاری رہنا....

دوام - سکون، عرصۂ دراز تک رہنا

ما دام جب تک وہ رہا

مادمت جب تک تو رہے

عَلَيْهِ قَآئِمًا - اس پر کھڑا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ - یہ اس سبب سے کہ انہوں نے

قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا - کہا نہیں ہے ہم پر

فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ - اُمّی لوگوں (کے بارے) میں کوئی الزام

اُمیین، اُمی کی جمع

ان پڑھ - یہود عربوں کو حقارت سے اُمی کہتے تھے

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ - اور وہ لوگ کہتے ہیں اللہ پر

الْكَذِبَ - جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ - اس حال میں کہ وہ لوگ جانتے ہیں

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ
سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾

اہل کتاب میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے اعتماد پر مال و دولت کا ایک ڈھیر بھی دے دو تو وہ تمہارا مال تمہیں ادا کر دے گا، اور کسی کا حال یہ ہے کہ اگر تم ایک دینار کے معاملہ میں بھی اس پر بھروسہ کرو تو وہ ادا نہ کرے گا الّا یہ کہ تم اس کے سر پر سوار ہو جاؤ اُن کی اس اخلاقی حالت کا سبب یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں، "امیوں (غیر یہودی لوگوں) کے معاملہ میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے" اور یہ بات وہ محض جھوٹ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ اللہ نے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی ہے

Among the People of the Book are some who, if entrusted with a hoard of gold, will (readily) pay it back; others, who, if entrusted with a single silver coin, will not repay it unless you constantly stand demanding, because, they say, "there is no call on us (to keep faith) with these ignorant (Pagans)." but they tell a lie against Allah, and (well) they know it.

وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ

اہل کتاب پر قرآن کریم کا نہایت ہی منصفانہ سچائی پر مبنی تبصرہ

- اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے امانت دار لوگ بھی ہیں کہ ان کے پاس مال و دولت کا انبار بھی بطور امانت رکھا جائے تو وہ پورا پورا واپس کر دیں گے۔ عبداللہ بن سلامؓ نے قریش کے ایک آدمی سے بارہ سو اوقیہ سونا لیا۔ انھوں نے واپس ادا کر دیا
- لوگ اگر مخالف بھی ہوں تب بھی ان کی امانت اور ان کے دیگر اخلاقی اوصاف کا اعتراف کرنا چاہیے
- ان میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے پاس ایک دینار بھی رکھ دو تو وہ اس کو بھی نہیں لوٹائیں گے الا یہ کہ کوئی ان کے سر پر کھڑا ہو جائے اور ان کو مجبور و لاچار ہو کر دینا پڑے
- امانت واپس نہ کرنے اور خیانت کو حلال سمجھ لینے کا سبب یہ ہے کہ یہودی کہتے ہیں جو اہل کتاب نہیں ہیں ان کے معاملہ میں اللہ کے ہاں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں۔ ان کا مال ہر طرح ہمارے لیے حلال ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے مذہب پر نہیں ہیں اور ہماری کتاب میں ان کے کوئی حقوق ہی نہیں ہیں
- اجتماعی اور انفرادی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والوں کے خلاف مسلسل قیام (کھڑا ہونا) ہی انھیں اس کام سے روکنے کا طریقہ ہے۔

......ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

کیا غیر یہودیوں کی حقوق غضبی تورات میں ہے؟

- بنی اسرائیل کا نظریہ - توراۃ میں غصب، خیانت اور سود خواری وغیرہ کی جو ممانعت وارد ہے اس کا تعلق غیر یہودی قوموں سے نہیں ہے
- اللہ تعالی کی بھیجی ہوئی شریعت میں تو اس قسم کا نسلی امتیاز کسی طرح ممکن نہیں — بنی اسرائیل نے محض اپنی خواہشات کی پیروی اور حرص دنیا میں انھوں نے اس طرح کے حیلے ایجاد کیے اور پھر یہی فتوے تحریف کی راہ سے توراۃ میں داخل ہوگئے
- لہٰذا موجود توارت میں قرض اور سود کے احکام میں اسرائیلی اور غیر اسرائیلی کے درمیان صاف تفریق کی تعلیمات موجود ہیں (کتاب استثناء)
- ایسی ہی تفریق پہ مبنی تعلیمات کسی نقصان کی تلافی کے معاملے میں اور عدالت میں یہودی اور غیر یہودی کے مقدمے کے سلسلے میں بھی موجود ہیں

بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۷۶﴾

بَلٰى - کیوں نہیں

مَنۡ اَوۡفٰى - جس نے پورا کیا

(IV) أوفَى يُوفِي ، إيفاءً - پورا کرنا (و ف ي)

بِعَهۡدِهٖ -اپنے عہد کو

وَاتَّقٰى - اور تقویٰ اختیار کیا

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ - پسند کرتا ہے تقویٰ کرنے والوں کو

ہاں، جو بھی اپنے عہد کو پورا کرے گا اور برائی سے بچ کر رہے گا وہ اللہ کا محبوب بنے گا، کیونکہ پرہیزگار لوگ اللہ کو پسند ہیں

Nay.- Those that keep their plighted faith and act aright,-verily Allah loves those who act aright.

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک جو لوگ

يَشْتَرُوْنَ - خریدتے ہیں

بِعَهْدِ اللهِ - اللہ کے عہد کے بدلے

وَ اَيْمَانِهِمْ - اور اپنی قسموں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا - تھوڑی قیمت کو

اُولٰٓئِكَ - یہ وہ لوگ ہیں

لَا خَلَاقَ لَهُمْ - نہیں ہے کوئی حصہ ان کے لیے

فِى الْاٰخِرَةِ - آخرت میں

(ش ر ي)

اِشْتَرٰى يَشْتَرِي ، اِشْتَرَاءً - خریدنا، بیچنا، بدلے میں لینا (VIII)

اسی طرح بیع: بیچنا بھی خریدنا بھی

بیع و شِراء مال کے بدلے مال کا تبادلہ

اَیْمان ، یمین کی جمع (قسم)

ثمن - قیمت

ثمن قلیل - حقیر قیمت

خلاق - وہ فضیلت جو انسان اپنے اخلاق سے حاصل کرتا ہے۔ (بھلائی کا حصہ)

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

وَلَا - اور نہ

يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ - کلام کرے گا ان سے اللہ

وَلَا يَنْظُرُ - اور نہ ہی وہ دیکھے گا

اِلَيْهِمْ - ان کی طرف

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور نہ ہی وہ پاک کرے گا ان کو

زَكّٰى يُزَكِّي ، تَزْكِيَةً - پاک کرنا (11)

وَلَهُمْ - اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ - ایک دردناک عذاب ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَ
لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٧٧

رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، تو ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے روز نہ اُن سے بات کرے گا نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا، بلکہ اُن کے لیے تو سخت دردناک سزا ہے

As for those who sell the faith they owe to Allah and their own plighted word for a small price, they shall have no portion in the Hereafter: Nor will Allah (Deign to) speak to them or look at them on the Day of Judgment, nor will He cleans them (of sin): They shall have a grievous penalty.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ

قوموں کے اخلاقی زوال کا اصل سبب

- اہل کتاب (خصوصاً بنی اسرائیل) کی بداعمالیوں کے سلسلے میں ان کی ایک ایسی کمزوری کا ذکر جسے ام الامراض کہا جاسکتا ہے، جس کے ہوتے ہوئے زندگی کا کوئی شعبہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا
- وہ مرض اور کمزوری حُب دنیا ہے جس میں پڑ کر وہ دین، اخلاق اور اللہ کی آیات کو حقیر سی قیمت پر بیچ دیتے ہیں، اور ان کا یہ مرض تورات اور پھر قرآن کے نزول سے لیکر آج تک ان کے ساتھ ہے
- نصاریٰ بھی حبّ دنیا اور مادیت میں غلو کے اعتبار سے یہود سے پیچھے نہیں اور ان کی اجتماعی اور قومی زندگی حبّ دنیا کی پوری تصویر ہے، لیکن جب وہ اللہ کے تقرب، اس سے محبت کا دعویٰ اور اس کے وسائل پر گفتگو کرتے ہیں تو حب دنیا کو اللہ کے راستے میں ایک دیوار قرار دیتے ہیں جس کے ہوتے کوئی شخص اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور جو کوئی اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہے وہ ترک دنیا کرکے رہبانیت کا راستہ اختیار کرے
- عیسائیت میں یہ کھلا تضاد- کہ قومی زندگی میں مطمع نظر تو مادیت اور قومی زندگی کا بڑا ہدف وسائل دولت پر قبضہ ہے (جس کے مظاہر سامرجیت و نوآبادیت) لیکن اللہ سے قرب کے لیے رہبانیت کا راستہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ

- اسلام نے دین فطرت ہونے کی وجہ سے نہ تو رہبانیت کی اجازت دی نہ اس نے حبّ دنیا میں غلو اختیار کرنے کی اجازت دی۔ اس نے مال و دولت کو خیر قرار دیا، اسے جائز طریقے سے کمانے اور جائز مصرف میں خرچ کرنے اور حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ بنانے کو نہ صرف جائز بلکہ فریضہ قرار دیا۔
- اس بات کی سخت تاکید فرمائی کہ جس طرح مال و دنیا سے لا تعلّقی فطرت سے جنگ ہے اسی طرح ایک حد سے بڑھا ہوا تعلق بھی انسانیت کے لیے مہلک ہے
- اسلامی تعلیمات - تم دولت کماؤ، اس سے فائدہ اٹھاؤ، لیکن یہ مت بھولو کہ یہ تمہاری ضرورت ہے اور دین تمہارا مقصد ہے۔ اس لیے اسے مقصد پہ غالب نہیں آنا چاہیے۔
- تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی قوموں میں زوال آیا ہے اور ان میں اخلاقی بحران پیدا ہوا تو ان کے زوال کا آغاز ہمیشہ اسی سے ہوا ہے۔ اس کی خطرناکی کے پیشِ نظر اللہ نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحائف میں اس کا ذکر رکھا کہ کہ انسانوں کی اصل کمزوری یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں
- انسان جس چیز کو ترجیح دیتا ہے اسے باقی رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی سے محبت کرتا ہے، اسی کے لیے دنیا کا ہر دکھ اٹھاتا ہے، دنیا نگاہوں میں بس جاتی ہے......

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللہِ وَ اَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللہُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ

- مال و دولت دنیا - اگر انسان کی ترجیح اول ہو تو:
  - ← تعلیم کا حصول، دنیا کے حصول کا ذریعہ بن کے رہ جاتا ہے
  - ← ملک کے وسائل کا بیشتر حصہ دین کی نشر و اشاعت، دین کے قیام، دین کے قیام کے تسلسل و حفاظت کے بجائے دنیاوی ترقی کی نظر ہو جاتا ہے
  - ← عام انسانوں کی زندگی کا ہدف اور جد و جہد کا مقصد دنیا کی سہولتیں اور سامانِ تعیش تک محدود
  - ← عزت و سربلندی کا معیار - مال و دولت اور دنیاوی سٹیٹس قرار پاتا ہے
  - ← آخرت سے وابستگی کتابوں میں قابل تعریف ہو تو ہو عملی زندگی سے اس کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے
  - ← اخلاقی اقدار صرف وہ باقی رہتی ہیں جن کی پابندی سے مفادات پہ ضرب نہ پڑتی ہو ورنہ بالعموم ہر اخلاقی قدر مادی نفع نقصان کے حوالے سے تولی جاتی ہے
  - ← ایک صاحب اقتدار کو ہر قیمت پر اقتدار چاہیے (عوام ظلم، ناانصافی اور غربت کی چکی میں پستے ہوں)
  - ← کاروباری آدمی کے کاروبار میں اضافہ ہو چاہے امانت، دیانت و اخلاق کو ایک طرف رکھنا پڑے
- سقوطِ بغداد، سقوطِ بنگال و دکن اور سقوطِ ہندوستان اس کی چند ایک مثالیں جب امت کے ذمہ داران نے حب دنیا میں، دین کے تقاضوں کو نظرانداز کیا یا چند سکوں کے بدلے اسلامی غیرت و حمیت کو بیچ ڈالا

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ‌ۚ

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ - اور بیشک ان میں

لَفَرِيۡقًا - لازماً ایک ایسا فریق ہے

يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ - جو مروڑتا ہے اپنی زبانوں کو

بِالۡكِتٰبِ - کتاب میں

لِتَحۡسَبُوۡهُ - تاکہ تم گمان کرو اس کو

مِنَ الۡكِتٰبِ - کتاب میں سے

وَ مَا هُوَ - حالانکہ وہ نہیں ہے

مِنَ الۡكِتٰبِ - کتاب میں سے

(ل و ي)

لَوَى يَلْوِي ، لَيًّا - (رسّی بٹنا)، کسی چیز کو مروڑنا، گھمانا، اینٹھنا

أَلْسِنة - لِسان کی جمع (زبان) زبان بطور بولی (۲) بطور عضو

حَسِبَ يَحْسَبُ ، حِسْبانًا - گمان کرنا

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

وَيَقُوْلُوْنَ - اور وہ کہتے ہیں

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ - وہ اللہ کے پاس سے ہے

وَمَا هُوَ - حالانکہ وہ نہیں ہے

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ - اللہ کے پاس سے

وَيَقُوْلُوْنَ - اور وہ کہتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ - اللہ پر

الْكَذِبَ - جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ - اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ
الۡكِتٰبِ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ
وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۸﴾

اُن میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اس طرح زبان کا الٹ پھیر
کرتے ہیں کہ تم سمجھو جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ کتاب ہی کی عبارت ہے،
حالانکہ وہ کتاب کی عبارت نہیں ہوتی، وہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم پڑھ رہے ہیں
یہ خدا کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا، وہ جان بوجھ
کر جھوٹ بات اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں

There is among them a section who distort the Book with their tongues: (As they read) you would think it is a part of the Book, but it is no part of the Book; and they say, "That is from Allah," but it is not from Allah: It is they who tell a lie against Allah, and (well) they know it!

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ

اللہ سے کئے عہد سے فرار کی تدبیر

- اہلِ کتاب کی ان تدبیروں میں سے ایک جو انہوں نے اللہ سے کئے عہد سے فرار کے لئے کیں
- اس تحریف کا اطلاق – معانی پر بھی (یعنی اللہ کی آیات کے معنی بدل دیتے ہیں اپنی خواہشات اور دنیاوی منافع کے لئے) اور الفاظ پر بھی (آیاتِ الٰہی کے الفاظ کو الٹ پھیر کر کچھ سے کچھ بنا دیتے ہیں)
- علمائے یہود کا یہ شیوہ تھا کہ توراۃ کی جن آیات میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر پاک ہوتا یا تو ایسے لب ولہجہ سے انھیں پڑھتے کہ مطلب بگڑ جاتا یا اعراب میں ردوبدل کر دیتے (قرطبی)
- وہ کتاب الٰہی سے ایسی ہر بات کو نکال باہر کرنا چاہتے تھے یا اس کا مفہوم بدل دینا چاہتے تھے جس سے قرآن کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہو (اس کی کئی مثالیں موجود ہیں)
- توراۃ کے مطابق ابراہیم علیہ السلام کو مروہ کے دامن میں بیٹے کو قربان کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اب اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ مروہ وہ پہاڑی ہے جو بیت اللہ سے ملحق ہے تو پھر اسحاق علیہ السلام کو ذبیح ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہود نے مروہ کے تلفظ میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مروہ کو بگاڑ کر کبھی مریا پڑھا کبھی موریاہ اور کبھی موراہ، (پھر یہ کہا کہ یہ پہاڑ فلسطین میں ہیں)

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ

- یہی حال انہوں نے لفظ "بَکّہ" کے ساتھ کیا جو کہ مکّہ کا پرانا نام ہے
- ان تحریفات کا مقصد یہ تھا کہ کسی طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ہجرت و قربانی کے واقعہ کا تعلق بیت اللہ سے کاٹ دیں اور پھر اس ایر پھیر سے ان پیشین گوئیوں اور اشارات کا رخ موڑا جاسکے جو بنی اسماعیل اور ان کے اندر نبی آخر الزمان ﷺ سے متعلق توراۃ کے صحیفوں میں وارد تھیں
- پھر ان کی ڈھٹائی اور دیدہ دلیری کا عالم یہ کہ اس قسم کی تحریفات کو یہ اللہ کی طرف منسوب کرتے اور بڑے اعتماد سے کہتے کہ اسے ہم نے نہیں گھڑا بلکہ اللہ نے اپنی کتاب میں ایسے ہی نازل کیا ہے
- وہ یہ بھی کرتے کہ اپنی باتوں کو لوگوں کے سامنے ایسے بیان کرتے گویا کہ یہ اللہ کی کتاب سے ہے
- اس طرح انہوں کتابِ الٰہی کو تحریف کرکے دھوکا و فریب کا ذریعہ بنایا
- اللہ نے اس کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ کتاب الٰہی میں ایسی کوئی بات نہیں، یہ سراسر جھوٹ ہے جو یہ اللہ پر باندھ رہے ہیں اور یہ جانتے بھی ہیں کہ وہ ایک افترا کر رہے ہیں
- تحریف کے ذکر، اس کی کیفیت کے بیان اور آیت کے علمائے اہل کتاب کے بارے میں سخت لہجے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمل لوگوں کے گمراہ کرنے میں بہت زیادہ موثر تھا۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مَا كَانَ لِبَشَرٍ - اور (جائز) نہیں ہے کسی بشر کے لیے

اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ - کہ اس کو دے اللہ

الْكِتٰبَ - کتاب

وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ - اور حکمت اور نبوت

ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ - پھر وہ کہے لوگوں سے

كُوْنُوْا - (کہ) ہو جاؤ

عِبَادًا لِّيْ - بندے میرے لیے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا - بلکہ وہ کھے ہو جاؤ

رَبّٰنِيّٖنَ - رب والے

بِمَا - اس سبب سے کہ جو

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ - تم لوگ تعلیم دیا کرتے ہو

الْكِتٰبَ - کتاب کی

وَبِمَا - اور اس سبب سے کہ جو

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ - تم پڑھتے ہو

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا
عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا
كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَۙ ۝۷۹

کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے بجائے تم میرے بندے بن جاؤ وہ تو یہی کہے گا کہ سچے ربانی بنو جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو

It is not (possible) that a man, to whom is given the Book, and Wisdom, and the prophetic office, should say to people: "Be ye my worshippers rather than Allah's": on the contrary (He would say) "Be ye worshippers of Him Who is truly the Cherisher of all: For ye have taught the Book and ye have studied it earnestly."

محمد اقبال

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

عقلِ سلیم سے خطاب

- تنقید کے اسلوب میں تبدیلی
- عیسائیوں نے جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط عقائد اختیار کر لیے تھے، قرآن انھیں بعض بنیادی حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان غلط عقائد کی حقیقت کو سمجھنے کی دعوت دے رہا ہے
- ہزار سخن سازیوں کے باوجود یہ بالکل واضح، کہ عیسیٰؑ باقی پیغمبروں کی طرح ایک انسان اور پیغمبر تھے جنہیں اللہ نے کتاب عطا فرمائی جو تم خود پڑھتے ہو۔ پھر یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ اگر کسی بشر کو کتاب اور حکمت سے نوازے اور پھر اسے نبوت بھی عطا کر دے تو کیا عقل اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے کہ وہ کتاب اور نبوت ملنے اور حکمت آشنا ہونے کے بعد کبھی لوگوں سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے اور غلام بن جاؤ؟
- ان کا پیدا ہونا، ان کا دوسرے انسانوں کی طرح غذا کا محتاج ہونا اور باقی تمام بشری احتیاجات سے آزاد نہ ہونا، لوگوں کو دین کی دعوت دینا ان پر لوگوں کا ستم، ان کے بشر اور نبی ہونے کی دلیل نہیں، پھر وہ کیونکر لوگوں کو اپنی بندگی کی دعوت دے سکتے تھے؟ عقل کا فیصلہ کیا ہے؟

وَلٰكِنۡ كُوۡنُوۡا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡكِتٰبَ وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَدۡرُسُوۡنَ ۙ‏ ﴿۷۹﴾

- اس کے بر عکس عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اپنا بندہ بنانے کی بجائے ربانی (اللہ والا) بناتے تھے (یہودیوں کے ہاں جو علماء مذہبی عہدہ دار ہوتے تھے اور جن کا کام مذہبی امور میں لوگوں کی رہنمائی کرنا اور عبادات کے قیام اور احکام دین کا اجراء کرنا ہوتا تھا، ان کے لیے لفظ رَبّانِی استعمال کیا جاتا تھا)
- عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہی اصل حقیقت ہے اور باقی جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ سراسر خلاف حقیقت بھی ہے اور خلاف عقل بھی۔
- اللہ ہی کو رب ماننا، ایمان کی بنیاد ہے اور غیر اللہ کو رب بنانا کھلا کفر ہے۔
- ایک پیغمبر کی دعوت میں ایمان اور کفر جمع نہیں ہو سکتے ورنہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پیغمبر ایمان کی بھی دعوت دیتا ہے اور کفر کی بھی۔
- انبیاء علیہ السلامن نے کبھی بھی اپنے منصب اور دین خدا سے سوء استفادہ نہیں کیا، اس طرح کی بات وہی شخص سوچ سکتا ہے جس کے حواس اور عقل جواب دے چکے ہوں
- اس لیے کہ عبودیت اور غیر خدا سے عبودیت کی نفی، انبیاء علیہ السلام کی دعوت کا اصلی محور ہے